مرثیہ

اللہ اللہ حرِ صفدر و غازی کا نصیب
جانِ محبوبِ الٰہی جسے فرمائے حبیب
ہجر میں لطفِ ملاقات کا دوری میں قریب
وہی کام آتے ہیں محسن کے جو ہوتے ہیں نجیب
صدقے ہو جائیے اسے عشقِ ولی کہتے ہیں
اُس کو دنیا میں سعیدِ ازلی کہتے ہیں

یکہ تازِ صفِ میدانِ تہوّر تھا حُر
ایک دو لاکھ سواروں میں بہادر تھا حُر
نارِ دوزخ سے ابوذر کی طرح حُر تھا حُر
گوہرِ تاجِ سرِ عرش ہو وہ دُر تھا حُر
ڈھونڈلی راہِ خدا کام بھی کیا نیک ہوا
پاک طینت تھی تو انجام بھی کیا نیک ہوا

www.emarsiya.com

یہ سخن کہہ کے مخاطب ہوئے اعدا سے امام
اے سپاہِ عرب و روم و ری و کوفہ و شام
تم پہ کرتا ہے حسینؑ ابن علی حجت کو تمام
پسرِ مصحفِ ناطق ہوں سنو میرا کلام
سخنِ حق کی طرف کانوں کو مصروف کرو
شور باجوں کا مناسب ہے تو موقوف کرو

برچھیاں تول کے پھر غول وہ خونخوار بڑھے
نیزے ہاتھوں میں سنبھالے ہوئے اسوار بڑھے
تیر جوڑے ہوئے چلّوں میں کماندار بڑھے
بولے شہ ان سے ابھی کوئی نہ زنہار بڑھے
اسدِ حق کے گھرانے کا یہ دستور نہیں
میں نبی زادہ ہوں سبقت مجھے منظور نہیں

وصفِ حُر میں ہے زباں معترفِ عجز و قصور
آمد آمد کی بہادر کا سنو اب مذکور
جب ہوئی مستعدِ جنگ سپاہِ مغرور
پھر انوارِ امامت نے کیا رن میں ظہور
غل ہوا جنگ کو اللہ کے پیارے نکلے
اے فلک دیکھ زمیں پر بھی ستارے نکلے

www.emarsiya.com

مجھ کو ہوتا نہ اگر بخشش امت کا خیال
روک لیتا مجھے رستے میں یہ تیغوں کی مجال
تھام سکتا تھا لجام فرس برق مثال
پوچھو دیکھا تو اس نے شیروں کا جلال
گفتگو ہے پسر اس کی جو قسم ہو جائے
ہاتھ اک وار میں پہنچوں تو قلم ہو جائے

تنگ آئے گا تو رکنے کا نہیں پھر شبیر
ایک حملے میں فنا ہوں گے یہ دو لاکھ شریر
چل سکیں گے نہ تبر مجھ پہ نہ تلوار نہ تیر
کاٹ جائے گی گلا سب کے یہ برّاں شمشیر
شیر ہوں لخت دل غالب ہر غالب ہیں
ہوں جگر بند علیؑ ابن ابی طالب ہوں

مجھ کو لڑنا نہیں منظور یہ کیا کرتے ہو
تیر جوڑے ہیں جو تم نے تو خطا کرتے ہو
کیوں نبیؐ زادہ پہ غربت میں جفا کرتے ہو
دیکھو اچھا نہیں یہ ظلم بُرا کرتے ہو
شمع ایماں ہوں اگر سر مرا کٹ جائیگا
پھر فلک بھی اک دم میں الٹ جائیگا

www.emarsiya.com

ایک دن وہ تھا اور اک دن یہ ہوا ابتر
کہ اُسی طرح تھے پیاسے پہ پانی کی دریا
چشمِ اُمید کیا سب نے پھرا لی ہے نگاہ
کوئی اک جام بھی بھر کے نہیں دیتا نہیں آہ
ہر مسلماں پہ نبی زادے کا حق ہوتا ہے
بچے روتے ہیں تو سینہ مرا شق ہوتا ہے

تھی یہی فصل یہی دھوپ یہی گرم ہوا
ٹھنڈے پانی پہ گرے پڑتے تھے مر کے فنا
تشنہ کاموں کا یہ مجمع تھا کہ ملتی نہ تھی جا
سقّے بھر بھر کے کٹوروں کو یہ دیتے تھے صدا
بھائیو آؤ جو پانی کی طلب گاری ہے
چشمۂ فیضِ حسینؑ ابنِ علیؑ جاری ہے

گرچہ یہ امر نہیں اہلِ سخا کے شایاں
کہ کسی شخص کو کچھ دے کے کرے سب پہ عیاں
پوچھ لو حُر کو جو موجود عیاں ہے یہ بیاں
اسی جنگل میں مع فوج تھا تشنہ دہاں
شوق تھا آج چلیں جسم سے جانیں سب کی
منہ کے باہر نکل آئی تھیں زبانیں سب کی

خبر یہ تھی نہ سبب کا یہ قصور اور فتور
کہیں گے ہمدرد اخبار پہ جو ہیں مامور
حاکم شام ہے جابر وہ سزا دیگا ضرور
گر تجھے دار پہ کھینچے تو کچھ اس سے نہیں دور
سب تری قوم کے سر تن سے جدا ہوویں گے
زن و فرزند اسیر بلا ہوویں گے

حُر سے گھبرا کے یہ بولا عمر سعد شریر
یہ تو ہے صاف طرفداریِ شہ کی تقریر
اپنے حاکم کا نہ کچھ ذکر نہ تعریف امیر
اللہ اللہ یہ اوصاف یہ مدح شبیر
سن چکا ہوں میں کہ منظوری کی اول سے
الفت شاہ ٹپکتی ہے تری باتوں سے

شہ کی مظلومی پہ گریاں ہوئی ظالم کی سپاہ
عمر سعد نے کی مڑ کے رخ حر پہ نگاہ
بولا وہ اشہد باللہ بجا کہتے ہیں شاہ
محسن و منعم و آقا ہے مرا یہ ذی جاہ
اُن کے احسان کا کیونکر کوئی منکر ہو جائے
سخن حق ہیں جو شک لائے وہ کافر ہو جائے

کہہ کے یہ دلبر غازی نے نکالی تلوار
سرخ آنکھیں ہوئیں برہم پہ بل آئے اکبار
تن کے دیکھا طرف فوج امام ابرار
پاؤں رکھنے لگا بن بن کے زمیں پر رہوار
غل ہوا سید والا کا ولی جاتا ہے
لو فدائے حسینؑ ابن علیؑ جاتا ہے

غل تیرے بہکانے مجھے او ابلیس
یہی کونین کا مالک ہے یہی رئیس
کیا مجھے دے گا ترا حاکم ملعون خسیس
کچھ تردد نہیں کہہ دے کہ لکھیں پرچہ نویس
ہاں سوئے ابن شہنشاہ عرب جاتا ہوں
لے ستمگر جو نہ جاتا تھا تو اب جاتا ہوں

چپ بکار اے کہ زباں بند کر او ناہموار
قابل بحث ہو تو اور وہ جری سردار
ابن زہرا ہو جگر بند رسول مختار
پھر کیا منہ جو کروں مدح امام ابرار
اک زمانہ صفت آل عبا کرتا ہے
آپ قرآں میں خدا اُن کی ثنا کرتا ہے

www.emarsiya.com

ذکر یہ تھا کہ صدا دور سے آئی اک بار
الغیاث اے جگر و جانِ رسولِ مختار
مجرم ایسا ہوں کہ عصیاں کا نہیں جس کے شمار
عفو کر عفو کرا ے چشمۂ فیضِ غفّار
پار دریائے خطا سے مری کشتی ہو جائے
دزد بھی ترے صدقے سے بہشتی ہو جائے

واں ہوئے عالمِ امامت کے شہِ دیں آگاہ
ہنس کے عباس کو فرمایا کہ اے غیرتِ ماہ
میرے لشکر کی طرف ہے رُخِ حُرِّ ذی جاہ
سب کہو کہ نہ روکے کوئی اس شخص کی راہ
چاہنے کو عجب رتبہ شناس آتا ہے
میرا مہماں مرا عاشق مرے پاس آتا ہے

کیا وہ تین رسالوں نے تعاقب ہر چند
حُر کا ہاتھ آنا تو کیسا نہ ملی گردِ سمند
کٹتے تھے شرم سے وہ لپکے جو دوڑے تھے سمند
یہ چھلاوا تھا کہ آندھی پہ فرس تھا کہ پرند
کیا سبک سیرے چمن بادِ بہاری ہی تھی
ہم نہیں رہ گئے واں حُر کی سواری ہی تھی

کہہ کے یہ ساتھ لیے حُر کو چلے شاہِ اُمم
ہاتھ میں ہاتھ تھا مہمان کا اللہ رے کرم
راس چپ قاسم و اکبر تھے بشان و حشم
سر پہ کھولے ہوئے تھے حضرتِ عباسؑ علم
دور سے اہلِ خطا تیر جو برساتے تھے
رفقا سایہ میں ڈھالوں کے لیے آتے تھے

حُر نے دیکھا کہ چلے آتے ہیں پیدل شبیر
دوڑ کر چوم لیے پائے شہِ عرش سریر
شہ نے چھاتی سے لگا کر کہا ای با توقیر
ہم نے بخشی ہے اللہ نے بخشی تقصیر
ہم رضا مند ہیں کس واسطے مضطر ہے تو
مجھ کو عباسؑ دلاور کے برابر ہے تو

التجا یہ کیا حُر نے جو با دیدۂ نم
جوش میں آ گیا اللہ کا دریائے کرم
خود بڑھے ہاتھوں کو پھیلا کے شہنشاہِ امم
حُر کو یہ ہاتفِ غیبی نے صدا دی اُس دم
شکر کر سبطِ رسولِ ثقلین آتے ہیں
لے بہادر ترے لینے کو حسینؑ آتے ہیں

www.emarsiya.com

نیند سے دور تھے شبیر جو بیتاب تھے سب
تھے سدا دن کی طرح جاگتے رہتے تھے سب
جب تلک ہوتے تھے پیدا دن تیری ساعت شب
شاہ کہتے تھے کہ عجب دشت ہے یہاں کا غضب
دم بدم یاں سے جو آواز بکا آتی تھی
گریۂ آلِ محمد کی صدا آتی تھی

شہ نے فرمایا کہ اے حر بڑی الفت تیری
بھائی بھی مرا کوئی نہ ہوسکے گی محبت تیری
وہ میں بیٹھا ہوں کچھ ہم سے نہ خدمت ہوگی
خیر فردوس میں ہو جائے گی دعوت شب کی
آج بہتر ترا قتل شہیدوں میں ہوگا
شب کو تو صحبتِ محبوبِ خدا میں ہوگا

اب سے اس دشت میں تربت میں ہوں گا آرام
بس یہ سن کر سب نے کہا بیٹی ہم
شہ نے فرمایا کہ سب ایک ہیں دم آرام
ہم تو ہیں سب کے تلطف سے شہ کے غلام
فاطمہ زہرا کے پسر شیر خدا کی ہے
آج اس بزم پہ خادم سے کرم اللہ کی ہے

یہ سخن سن کے پکارا پسر سعد شریر
ہاں طرفدار شہِ دیں پہ چلیں نیزہ و تیر
لیے حربوں کو بڑھا فوج کا انبوہ کثیر
فاتحہ پڑھ کے جواں مرد نے کھینچی شمشیر
حُر کا منہ سرخ ہوا فوج ستم زرد ہوئی
شعلۂ تیغ سے بجلی کی چمک گرد ہوئی

حُر پکارا کہ بجا کہتے ہو لاشک لاریب
دامن حضرت شبیر نے ڈھانپے ہیں عیب
دولت دیں کو نہ دامن مرا خالی ہے نہ جیب
یاری اللہ کی دیتا ہے صدا ہاتف غیب
فیض پا کر یہ شمشیر زنی آیا ہوں
یاں سے محتاج گیا واں سے غنی آیا ہوں

رن میں جب شہ کی طرف سے حُرِ دیندار آیا
کبھی بشست کراتا ہوا رہوار آیا
غل ہوا سید مظلوم کا غمخوار آیا
جاں نثار خلف حیدر کرار آیا
تیغ نور سحر راہ نظر آتا ہے
جلوۂ قدرت اللہ نظر آتا ہے

www.emarsiya.com

حیف جھٹکے میں لعینوں نے جو فرصت پائی
سامنے چھوڑ کے سب فوج عقب سے آئی
لاکھ خونریز اُدھر اور اِدھر تنہائی
باگ گھوڑے کی پھراتا تھا کہ برچھی کھائی
آگیا موت کے پنجے میں نہ کچھ دیر لگی
فرق پر گرز لگا دوش پہ شمشیر لگی

بڑھ کے فرماتے تھے عباس نکو عزت و جاہ
بارک اللہ کی دیتا تھا صدا دلبر شاہ
کہتے تھے ابن حسنؑ واہ حرِ غازی واہ
شاہ ہر ضرب پہ فرماتے تھے ماشاءاللہ
اپنی جاں بازی کا غازی جو صلا پاتا تھا
مسکراتا ہوا تسلیم کو جھک جاتا تھا

کئی حملے کیے پیہم جو کمانداروں پر
چل گئے تیر ملامت کے جفاکاروں پر
چٹکیاں سب کی دھری رہ گئیں سوفاروں پر
رخ پھرا تھا کہ گری برق ستمگاروں پر
جل کے خرمن ہوا یوں خاک کہ خوشہ نہ ملا
کشمکش میں کہیں چھپنے کو بھی گوشہ نہ ملا

www.emarsiya.com

یہ سخن کہہ کے چلے رن کو جناب شبیر
واں گرا خاک پہ گھوڑے سے جری با توقیر
دیکھ کر شاہ کو آتے ہوئے بھاگے بے پیر
پہنچے لاشے پہ امام دو جہاں قبلۂ خیر
چمن ہستیِ مہماں کو اجڑتے دیکھا
ایڑیاں خاک پہ زخمی کو رگڑتے دیکھا

شاہ رونے لگے پہنچتے ہی مہماں کی خبر
ہو گئی آنسوؤں سے ریش مبارک سب تر
علی اکبر سے کہا تم ابھی ٹھہرو دلبر
حر کی امداد کو ہم جائیں گے اے نور نظر
کس سے اس وقت کہوں ہیں جو قلق مجھ پر ہے
لاش اٹھاؤں گا کہ مہماں کا حق مجھ پر ہے

سینہ غربال ہوا تیر چلے اعدا کے
رکھ دیا شہ نے وہیں قرپوس پہ سر نہوڑا کے
علی اکبر نے یہ حضرت سے کہا جا جا کے
گر ہو ارشاد تو مہماں کو بچاؤں جا کے
خادم حضرت زہرا و علی گرتا ہے
خاک پہ اب وہ سعید ازلی گرتا ہے

www.emarsiya.com

نیم وا چشم سے حُر نے رخِ مولا دیکھا
زیبِ سر زانوئے شبیرؑ کا تکیہ دیکھا
مسکرا کر طرفِ عالمِ بالا دیکھا
شہ نے فرمایا کہ اے حُرِ جری کیا دیکھا
عرض کی حُسنِ رُخِ حور نظر آتا ہے
فرش سے عرش تلک نور نظر آتا ہے

حُر کو چونکا کے حبیب ابنِ مظاہر نے کہا
آپے تاب ہیں اے حُرِ جری ہوش میں آ
دیکھ وہ بیٹھا ہے جگر بندِ جنابِ زہرا
کچھ وصیت ہی یہ وقت نہیں غفلت کا
دمِ رخصت ہے تو اشارے سے وصیت کر لے
نزع میں نورِ ولی کی زیارت کر لے

گر کے لاشے پہ برابر یہ پکارے سرور
میرے مہمان و مددگار و معین و یاور
گر کیا تجھ کو لگا ٹوٹ گئی میری کمر
گر پڑا کھیت میں اور آہ نہ کی تجھ کو خبر
دوست کے ہجر میں کب دوست کو چین آیا ہے
کھول دے چشم کو بھائی کہ حسین آیا ہے

قلم دیکھیے لاشہ مرا اے قبلۂ دیں
پڑتے نہیں لب کہ یہ دمِ بازپسیں
کون نزدیک ہوا اے بادشہِ عرش نشیں
پیچھے تن سے نکلتی ہے مری جانِ حزیں
بات بھی اب تو زباں سے نہیں کی جاتی ہے
کچھ اُڑھا دیجیے مولا مجھے نیند آتی ہے

بس کہ یہ گود میں شبیر کے لی انگڑائی
آیا ماتھے پہ عرق چہرے پہ زردی چھائی
شہ نے فرمایا نہیں چھوڑ چلے کیوں بھائی
چل بے خُرخُری پھر نہ کچھ آواز آئی
طائرِ روح نے پرواز کی طوبیٰ کی طرف
پتلیاں رہ گئیں پھر کر شہِ والا کی طرف

لاش اُٹھا کر شہِ دیں خیمہ کے در پر آئے
پاؤں بھائی کے سنبھالے علی اکبر آئے
غل ہوا خیمۂ عصمت میں کہ سرور آئے
پیچھے پردے کے حرم کھولے ہوئے سر آئے
دخترِ فاطمہ سامانِ عزا کرنے لگی
فضہ پردے کے اُدھر آ کے بکا کرنے لگی

سن کے یہ شور ہوا حیدر دلاور سے بپا
اے مددگار جگر بند پیمبر ہی ہو
خون میں سب تری تلوار سے تر ہوی ہو
تشنہ و بیکس و مظلوم کے یاور ہی ہو
ادھر آنا تھا کہ تیری اجل آئی بھائی
گھر میں سادات کے وعترت بھی لٹی جاتی بھائی

کہہ کے گھبرائے کہ ماتم کے لیے کھول دو سر
روئے ناداں سکینہ اسے عمو کہہ کر
جاں گزا بین کری بانوئے تفتیدہ جگر
ہم ادھر لاش پہ ماتم کریں تم روؤ ادھر
غل ہے فریاد کا آواز بکا آتی ہے
سن لو لاشے سے بھی رونے کی صدا آتی ہے

شاہ چلائے کہ ای زینب و ام کلثوم
ہم بھی مظلوم ہیں بھائی بھی ہوا ہی مظلوم
حال ہے یاں اس کی نہ ظاہر ہے تمھیں ہے معلوم
کون لاشے پہ کرے نالہ و فریاد کی دھوم
اب حرم ہو گا تمھیں اس کی جو منہ دھوؤ گی
اس پہ یوں روؤ کہ جس طرح مجھے روؤ گی

www.emarsiya.com